سوال

(1210)کفار سے اختلاط اور گہرا میل جول

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کافر لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کافروں کے ساتھ مل جل کر رہنا اگر اس نیت اور اس امید پر ہو کہ انہیں اسلام کی دعوت دی جائے گی، اسلام کے فضائل اور دوسرے ادیان سے اس کا امتیاز بیان کیا جائے گا اور وہ قبول کرلیں گے، تو جائز ہے۔ اگر ان کے مسلمان ہونے کی امید نہ ہو تو ان کے ساتھ اکٹھے مل کر رہنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ اندیشہ ہے کہ یہ آدمی بھی گناہ سے آلودہ نہ ہو جائے۔ کیونکہ اکٹھے رہنے اور گہرے میل جول سے گناہ کا احساس ختم اور آدمی کی غیرت مر جاتی ہے، بلکہ (ان کے کفر اور) کفار کے ساتھ محبت مودت پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لا تَجِدُ قَومًا يُؤمِنونَ بِاللَّهِ وَاليَومِ الءاخِرِ يُوادّونَ مَن حادَّ اللَّهَ وَرَسولَهُ وَلَو كانوا ءاباءَهُم أَو أَبناءَهُم أَو إِخوٰنَهُم أَو عَشيرَتَهُم أُولـٰئِكَ كَتَبَ فى قُلوبِهِمُ الإيمـٰنَ وَأَيَّدَهُم بِروحٍ مِنهُ... ۲۲ ... سورة المجادلة

’’آپ کسی قوم کو نہیں پائیں گے کہ وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں تو ان لوگوں سے بھی محبت کرتے ہوں جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہوں، وہ خواہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے یا بھائی یا قبیلے دار۔ یہ تو وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ایمان ان کے دلوں میں لکھ دیا ہے (راسخ کر دیا ہے) اور اپنی روح سے ان کی نصرت کی ہے۔‘‘

جبکہ اللہ کے دشمنوں سے الفت و محبت اس چیز کے برعکس ہے جو مسلمان کے لیے واجب ہے۔ فرمایا:

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لا تَتَّخِذُوا اليَهودَ وَالنَّصـٰرىٰ أَولِياءَ ۘ بَعضُهُم أَولِياءُ بَعضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِنكُم فَإِنَّهُ مِنهُم ۗ إِنَّ اللَّهَ لا يَهدِى القَومَ الظّـٰلِمينَ ۵۱ ... سورة المائدة

’’اے ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست مت بناؤ، یہ آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تو تم میں سے جس کسی نے ان سے الفت رکھی تو وہ ان ہی میں سے ہوا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔‘‘

مزید فرمایا:

يَأَيُّهَا الَّذِينَ ءامَنوا لا تَتَّخِذوا عَدُوّى وَعَدُوَّكُم أَولِياءَ تُلقونَ إِلَيهِم بِالمَوَدَّةِ وَقَد كَفَروا بِما جاءَكُم مِنَ الحَقِّ ﴿١﴾ ... سورة الممتحنة

''اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست مت بناؤ۔ تم ان سے محبت سے ملتے ہو حالانکہ یہ اس حق کے منکر ہیں جو تمہارے پاس آیا ہے۔''

اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہر ہر کافر اللہ کا دشمن ہے اور اہل ایمان کا دشمن ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

مَن كانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلـٰئِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبريلَ وَميكىٰلَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلكـٰفِرينَ ﴿٩٨﴾ ... سورة البقرة

''جو شخص اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبرئیل اور میکائیل کا دشمن ہو تو اللہ تعالیٰ بھی کافروں کا دشمن ہے۔''

الغرض ایک صاحب ایمان کو لائق نہیں ہے کہ اللہ کے دشمنوں کے ساتھ مل جل کر رہے یا ان سے کوئی الفت و محبت رکھے۔ کیونکہ اس میں اس کے دین و عمل کو بہت بڑا خطرہ ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 856

محدث فتویٰ